سلسلة المطبوعات الإسلامية (10)

www.KitaboSunnat.com

باللغة الأردية
اردو - Urdu

اسلام میں

قبروں کے احکام

(القبور والأضرحة وأحكامها في الإسلام)

جمع وترتیب: الداعیہ / ابوسلمان جاوید اقبال محمدی

تصحیح ونظر ثانی: شیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

مکتب الدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات الخبر (مملکت سعودی عرب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

اسلام میں قبروں کے احکام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴾ ترجمہ: "کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں؟"۔ (سورۃ الزمر: 36)۔

نیز فرمایا: ﴿مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ﴾ ترجمہ: "اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گذاری کرتے رہو اور با ایمان رہو"۔ (سورۃ النساء : 147)۔

حدیثِ نبوی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: "جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو" [بخاری، مسلم]۔

معزز قارئین کرام! ابلیس انسانیت کا ازلی دشمن ہے جو نسلِ انسانی کی دائمی ہلاکت کے لیے ہر وقت کوشاں ہے۔ اس کے پاس ہزاروں حربے اور داؤ ہیں۔ اس کی چالوں میں سے سب سے بڑی چال صرف اور صرف یہی ہے کہ انسان کسی طرح حق بات (قرآن وسنت) کو سن ہی نہ پائے کیونکہ ممکن ہے کوئی حق بات سن کر اس پر سوچنا شروع کردے اور ہدایت کی راہ پر چل پڑے۔ عظیم خوش نصیبی توحید وسنت اور عظیم خسارہ شرک وبدعت کو اچھی طرح سمجھنا ایک مسلمان نے اپنی زندگی کا اولین مقصد بنانا چاہیے۔ اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کے نزدیک بہت عزت اور قدر والے ہیں، ان کی تعظیم اور ادب واحترام اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اللہ کے وہ بندے جنھوں نے دین کی خاطر زندگی بسر کی، خود بھی شرک سے بچے اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کیا۔ لیکن ابلیس لوگوں کو برباد کرنے کے لیے بزرگوں کو ہی ڈھال بناتا ہے۔ چنانچہ ذرا گہری بصیرت سے دیکھیے گا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے کس بڑے خطرے کی نشاندہی فرمائی ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی فرماتے ہوئے کس قدر سختی سے روکا ہے۔ آپ ﷺ کی آخری وصیتیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں:

انبیاء علیہم السلام اور بزرگوں کی قبریں:

* **سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:** "جب رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں مبتلا تھے تو بار بار اپنی چادر کو اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالنا شروع کردیا کبھی چہرے سے ہٹادیتے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہودیوں اور نصرانیوں پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا"۔ اسی روایت کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی قبر پر سجدے شروع کردیں گے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو (زائرین کی زیارت کے لیے) کھلا چھوڑدیا جاتا مگر آپ ﷺ کو یہی خوف تھا جس کی وجہ سے آپ اس عمل سے بچنے کی تلقین کررہے تھے"۔ [بخاری 1390، مسلم 1183]۔

* **سیدنا جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں** کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ دن قبل آپ ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں"۔ [مسلم : 1188]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے منع فرمایا: "(1) قبروں کو پکا کرنے سے، (2) ان پر عمارت بنانے سے (3)، ان پر بیٹھنے سے (چاہے ویسے بیٹھنا ہو، چاہے مجاور بن کر)، (4) اور ان پر لکھنے (کتبہ لگانے) سے"۔ [مسلم: 2245، نسائی: 2027، ابن ماجہ: 1562، جامع ترمذی 1052]۔

* سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ (یعنی ان میں نوافل ادا کیا کرو) اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنادیا جاتا ہے" [ابوداود: 2042]۔

قبروں کی زیارت کا مقصد:

* سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں"۔ [مسلم: 2259، سنن ابن ماجہ 1572]۔ اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کا حکم دیا ہے نہ کہ مزاروں کی زیارت کا۔ اور پھر آخرت کی یاد تو کچی اور بد حال قبروں کو دیکھ کر تازہ ہوتی ہے نہ کہ عالیشان مزاروں کی زیارت سے۔ قبروں کی زیارت کا مقصد کیا تھا مگر یہاں تو مزار سنگِ مرمر سے سجا ہوا ہے، گرمیوں میں پنکھے لگے ہوئے ہیں، ٹھنڈے پانی اور دودھ کی سبیلیں جاری ہیں، حلوے زردے اور کھیروں کے لنگر لگے ہوئے ہیں، خواتین سج دھج کر وہاں موجود ہیں، بھنگڑے اور دھمالیں لوگوں کے دلوں میں آخرت کی یاد تازہ کرنے کے بجائے ان میں آخرت سے بے خوفی پیدا کررہی ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے احتیاط کرتے ہوئے یہاں تک فرمادیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے بھی منع فرمادیا کہ قبر کی اپنی مٹی کے علاوہ اس پر مزید مٹی کا اضافہ کیا جائے ۔ [سنن نسائی 2029، ابوداود 3226]۔ اگر قبر پر چادر چڑھانا اور سالانہ عرس منانا جائز ہوتا تو ملتِ اسلامیہ میں یہ حق سب سے پہلے نبیٔ کریم ﷺ کا تھا۔

* نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ (یہود ونصاریٰ) ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کرلیتے اور پھر اس میں اسکی تصویریں لٹکادیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق شمار ہوں گے"۔ [بخاری حدیث نمبر 1341، مسلم 528]۔

* ابو الھیاج اسدی فرماتے ہیں کہ: "مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا میں تجھے اس مشن پر روانہ نہ کروں جس پر مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے روانہ فرمایا تھا؟ وہ مشن یہ ہے کہ تم جو بھی تصویر دیکھو اسے مٹادو اور جو بھی اونچی قبر دیکھو اسے برابر کردو"۔ [مسلم: 969]۔

* سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی شخص کسی انگارے پر بیٹھے اور وہ انگارہ اس کے کپڑوں کو جلادے پھر اس کے بدن کو جالگے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر کا مجاور بنے"۔ [مسلم: 971]۔

* سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے میرے اللہ! میری قبر کو وثن (آستانہ) نہ بننے دینا کہ اس کی پوجا ہونے لگے، اللہ کا سخت غضب ہو اس قوم پر جو اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنائے"۔ [موطا امام مالک جامع الصلوۃ حدیث نمبر 85]۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ کی قبر کو عرس، میلے، طواف، چڑھاوے اور نذرونیاز وغیرہ سے محفوظ رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* **پیرِ پیران شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ:** آپ فرماتے ہیں: "قبر زمین سے ایک بالشت بلند کی جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے اور اس پر سنگریزہ رکھ دیں اور اگر لیپ کردیں تو جائز ہے مگر پکی (چونے سیمنٹ وغیرہ سے پکا کرنا) جائز نہیں"۔ [غنیہ الطالبین 640]۔

کیا مردے سنتے ہیں؟

* **سورہ الروم آیت نمبر 52 :** (اے میرے رسول) "تم مردوں کو نہیں سنا سکتے"۔ اور سورۃ الاحقاف آیت نمبر 5-6 میں ارشاد فرمایا: "اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑکر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ تو اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں"۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت:

اس وقت ہمارے کلمہ گو بھائیوں کی صورتِ حال یہ ہے کہ مصائب اور نقصانات کو اصحابِ قبور کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ انکی ناراضگی کی وجہ سے ہمیں یہ تکلیف پہنچی ہے۔ بہت سے لوگ انہیں سمیع اور بصیر (سننے اور دیکھنے والا) خیال کرتے ہیں۔ خطرات اور مصائب کے وقت ان کو پکارتے ہیں اور ان کا وسیلہ لیتے ہیں۔ کیا یہ وہی کام نہیں جن میں شیطان نے سابقہ امتوں کو ملوث کیا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے آغازِ اسلام میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا تھا؟۔

احناف کی رائے:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایک شخص کو کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آکر سلام کرکے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے قبر والو! تمہیں کچھ خبر بھی ہے اور کیا تم پر اس کا کچھ اثر بھی ہے کہ میں تمہارے پاس مہینوں سے آرہا ہوں اور تم سے میرا سوال صرف یہ ہے کہ میرے حق میں دعا کردو، بتاؤ تمہیں کچھ خبر بھی ہے یا تم بالکل غافل ہو؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کا یہ قول سن کر کہا کہ تجھ پر پھٹکار ہو، تیرے دونوں ہاتھ گرد آلود ہوجائیں، تو ایسے لوگوں سے کلام کررہا ہے جو نہ جواب دے سکتے ہیں اور نہ کسی چیز کے مالک ہی ہیں اور نہ آواز ہی سن سکتے ہیں۔ پھر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ ترجمہ: "(اے نبی) آپ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے" (سورہ فاطر: 22) [غرائب فی تحقیق المذاہب و تفہیم المسائل 91-172]۔ کسی شاعر نے کیا خوب ترجمانی کی ہے:

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں — انھیں لوگ مشکل کشا مانتے ہیں

* **سورۃ الاعراف 194 :** "تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا مان لیں اگر تم سچے ہو"۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین جن کی مورتیاں بناکر پوجتے تھے وہ بھی پہلے اللہ کے بندے اور انسان ہی تھے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کی بابت صحیح بخاری میں صراحت موجود ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔ (سورۃ الاعراف نواں پارہ آیت 191 سے لے کر 198 تک پڑھ لیں)۔

* **عالمِ برزخ (یعنی قبر کی زندگی کے حالات) کا تعلق متشابہات سے ہے** جس کا ادراک عالمِ برزخ میں جاکر ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی زندگی کے بارے میں فرمایا ہے: "اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں"۔ (سورۃ البقرۃ آیت 154)۔ یعنی ان کی زندگی دنیا جیسی نہیں ہے اسی لیے شہید کی بیوی کی شادی کردی جاتی ہے اور اس کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ سید الشہداء نبیٔ کریم ﷺ کے حقیقی چچا کی قبر جبل احد میں ہے وہاں نہ ہر سال پھول چڑھائے جاتے ہیں نہ کوئی فوجی ان کو سلوٹ کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* اللہ تعالیٰ نے بعض کام اپنی عبادت کے لیے مخصوص فرمادیے ہیں جن کو عبادت کہا جاتا ہے جیسے سجدہ، رکوع، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اللہ کے نام خیرات کرنا، کعبہ کی زیارت کے لیے دور سے سفر کرکے جانا، اس کا طواف کرنا، اس کی طرف رخ کرکے سجدہ کرنا، اس کی طرف قربانی کے جانور لے جانا، اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعائیں کرنا، حجرِ اسود کو چومنا، ملتزم جو کہ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان والی دیوار ہے اس کو ہاتھ، منہ، اور چھاتی لگانا یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے طورپر مسلمانوں کو بتائے ہیں، پھر اگر کوئی شخص کسی نبی یا ولی کو یا بھوت پریت کو یا جن اور پری کو یا کسی قبر کو متبرک سمجھ کر سجدہ یا رکوع کرے، اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر احترام کے ساتھ کھڑا ہوجائے یا اس کے نام پر چڑھاوا چڑھائے، یا جاتے وقت الٹے پاؤں چلے، یا قبر کو چومے، یا اس پر سبز یا کسی اور رنگ کا غلاف چڑھائے یا وہاں چراغ جلائے یا اس کی بھی چوکھٹ کا بوسہ لے یا مجاور بن کر اس قبر کی حفاظت کرے، غرض اس قسم کا کوئی کام کرے تو اس نے کھلا شرک کیا۔ اس کو "شرک فی العبادت" کہتے ہیں یعنی غیر اللہ کی ویسی تعظیم کرنا جس طرح اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے۔ آجکل بہت سارے مسلمان اس میں ملوّث ہیں۔ وہ تمام کام جن کے کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے آج ہورہے ہیں۔ مزارات پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط، قبروں سے حاجت روائی، مشکل کشائی اور ڈھول تاشے جیسے کام عروج پر ہیں۔ نذرونیاز، دعا، قربانی، خوف، سجدہ، قیام سب اللہ ہی کے لیے ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی سورۃ الانعام آیت نمبر 162 میں ارشاد فرمایا: "(اے پیغمبر!) اعلان کردیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے"۔ چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا بنیادی مقصد ہی انسانیت کو کفر وشرک کی آلودگیوں سے نجات دلانا ہوتا ہے اور امتِ محمدیہ پر دین کی تکمیل کے ساتھ ہر قسم کے شرک کی ممانعت کردی گئی ہے اور وہ اسباب وذرائع جو کسی بھی قسم کے شرک کا سبب بن سکتے تھے جیسے سجدۂ تعظیمی وغیرہ وہ بھی امت کے لیے حرام قرار دے دیے گئے ہیں، کیونکہ شرک میں گرفتار کرنے کے لیے ابلیس ہمیشہ عالی مرتبہ ہستیوں کے مقام ومرتبہ کو استعمال کرتا ہے۔

* **حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اس کے باوجود آپ ﷺ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ [ترمذی 2754]۔ آج ہم مزاروں پر جاکر قبر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کتنے ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں؟

* **رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے: (1)** "کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر **(2)** ان پر سجدہ کرنے والی عورتوں پر **(3)** اور ان پر چراغ روشن کرنے والی عورتوں پر"۔ [سنن ابوداود 3236، ترمذی 320]۔

* کائنات کی سب سے بڑی بیماری شرک ہے:

معزز قارئین کرام! قبریں ہمیشہ سے شرک کا ذریعہ رہی ہیں اور سابقہ امتوں کے شرک کی بڑی وجہ قبریں ہی تھیں جو رفتہ رفتہ بت پرستی میں تبدیل ہوگئیں۔

قبر میں مدفون اشخاص سے دعا مانگنا جائز نہیں:

* **سورہ فاطر آیت 13-14:** "جن کو تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کردیں گے"۔ قرآن کی اس آیت سے ہمیں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے، جنہیں پکارا جاتا ہے وہ سب پتھر کی مورتیاں ہی نہیں ہوں گی بلکہ ان میں فرشتے، جنات، شیاطین اور نیک وصالح بزرگ بھی ہوں گے۔ دعا صرف اسی سے کی جاسکتی ہے جو ہمارا خالق ومعبودِ حقیقی ہو، جس کو کبھی نیند یا اونگھ نہ آتی ہو، جو ہر زبان جانتا ہو، جو تمام مخلوقات کے احوال کی خبر رکھتا ہو، دلوں کے احساسات تک سے واقف ہو، آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا خود مالک ہو، جسے کسی کو کچھ عطا کرنے کے لیے دوسروں کی اجازت کی ضرورت نہ ہو۔ آپ خود سوچیں، کیا یہ سب صفتیں قبر میں مدفون شخص میں پائی جاتی ہیں؟ ذرا قرآنِ کریم کی سب سے عظیم آیت، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ آیت 255 پڑھ کر تو دیکھیں۔

* **پارہ 14، سورۃ النحل، آیت نمبر 20-21 :** "اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، انھیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے"۔ اس آیت میں ان کو صرف مردہ ہی نہیں کہا بلکہ مزید وضاحت فرمادی کہ وہ زندہ نہیں ہیں، دنیا سے ان کا رابطہ ختم ہوچکا ہے۔

* **پارہ 17، سورۃ الحج، آیت نمبر 73:** "اللہ کے سوا جن جن کو تم پکار رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کرسکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہوجائیں"۔

اس آیت میں بھی یہ بتادیا کہ وہ معبودانِ باطلہ، جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہو، یہ سارے کے سارے جمع ہوکر ایک نہایت حقیر سی مخلوق مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے، اس کے باوجود تم انہی کو اپنا حاجت روا سمجھو تو تمہاری عقل قابلِ ماتم ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی رہی ہے وہ صرف بت یا پتھر کی مورتیاں ہی نہیں ہوتی تھیں بلکہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے، جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے انہیں اللہ کا شریک بنالیا، جیسے گئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ "اللہ ہماری سنتا نہیں اور ان کی ٹالتا نہیں" یعنی قبر والوں کی بات ٹالتا نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ "ہماری ان کے آگے اور ان کی اللہ کے آگے"، ایسی باتیں اللہ کے ہاں ناقابلِ معافی جرم ہیں۔ ہمیں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا غم، دکھ ہو یا سکھ، بیماری ہو یا طلب رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے جیسا کہ پارہ 24 سورۃ المؤمن آیت نمبر 60 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **"مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا "**۔ نیز پارہ 26 سورہ ق آیت نمبر 16 میں فرمایا: **"اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں"**۔ اور پارہ 20 سورہ النمل آیت نمبر 62 میں فرمایا: **"بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کرکے مصیبت کو دور کردیتا ہے"**۔ اور پارہ 24 سورہ الزمر آیت نمبر 36 میں فرمایا: **﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟** اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو نجس یعنی پلید کہا حالانکہ مشرکین عرب بیت اللہ کا طواف کرتے، حاجیوں کو پانی پلاتے اور مسجدِ حرام کو آباد کرتے تھے لیکن کیا ان کی کوئی نیکی ان کے کام آئی؟ نہیں ، وجہ یہ تھی کہ وہ ان بتوں کو، قبروں والوں کو اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھتے تھے اور آج کا مسلمان بھی فوت شدہ بزرگوں کو اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھتا ہے۔ پارہ 11، سورہ یونس، آیت نمبر 18 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک ہے برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے"۔

نسلِ انسانی کا آغاز اور شرک:

* **شیطان کا ڈاکہ اور قومِ نوح علیہ السلام کے پنج تن:** یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ظالم شیطان اولیاء اور بزرگوں کے مقام ومرتبہ کا جال بچھاکر لوگوں کا شکار کرتا اور انھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک میں گرفتار کرتا ہے۔ چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جن پانچ ہستیوں کی پرستش کی اور انھیں اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر ان سے فریاد طلب کی، وہ سب نیک بزرگ تھے جن کا ذکر سورہ نوح آیت 25-23 میں آیا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: "قوم نوح علیہ السلام کے پانچ بت دراصل قوم نوح علیہ السلام کے پانچ نیک آدمیوں کے نام تھے جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کو بہکایا کہ ان کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ان کے مجسمے بناؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب وہ لوگ (جنھوں نے مجسمے بنائے تھے) فوت ہوگئے تو ان کے بعد کی نسل نے ان کی عبادت شروع کردی"۔ [صحیح بخاری کتاب التفسیر، سورہ نوح]۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "متعدد اسلاف اہل علم کا قول ہے کہ جب وہ فوت ہوگئے تو ابتداء میں یہ لوگ قبروں کے مجاور بنے، پھر ان کے مجسمے بنائے، پھر عرصہ دراز گذرنے کے بعد ان کی پوجا شروع کردی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا جو کہ ساڑھے نو سو سال اللہ کی توحید بیان کرتے رہے اور شرک سے منع کرتے رہے"۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نوح آیت نمبر 2 اور 3 میں فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو"۔ آٹھواں پارہ سورہ الاعراف آیت نمبر 59 میں بھی نوح علیہ السلام اپنی قوم کو توحید کا سبق دے رہے ہیں۔ جب نوح علیہ السلام کی قوم قبر پرستی سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے، نوح علیہ السلام کی کشتی میں جتنے لوگ سوار تھے انھیں چھوڑکر، پوری قوم کو ایک بہت بڑے سیلاب کے ذریعے تہس نہس کردیا۔ آج مسلمانوں میں وہی بیماری عام ہوچکی ہے۔ جب منع کیا جائے تو جواب دیا جاتا ہے کہ ہم ان بزرگوں کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ کے بہت مقرب اور نیک بندے ہیں، اس لیے ہم ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں۔ قوم نوح علیہ السلام اور مکہ کے مشرکین بھی اپنے موقف کی تائید میں بالکل یہی دلیل پیش کرتے تھے۔ (دیکھیں پارہ 11، سورہ یونس، آیت نمبر 18)۔

* **خانۂ کعبہ میں کیے جانے والے اعمال قبروں پر:** جو کچھ بیت اللہ میں کیا جاتا ہے وہی مزارات پر دہرایا جاتا ہے۔ ترمذی اور نسائی کی روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے کعبہ کے گرد طواف کو نماز کی مثل قرار دیا ہے۔ اب یہاں قبر کے گرد پھیرے لگاکر صاحب قبر کی عبادت کی جاتی ہے، وہاں حجر اسود کا بوسہ لیا جاتا ہے، یہاں حضرت کے مزار پر لگے ہوئے سرخ وسفید پتھروں کو چوما جاتا ہے، وہاں سال میں دو مرتبہ کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے تو یہاں سال میں کئی مرتبہ بزرگوں کے مزاروں کو رنگ برنگی سنہری چادروں سے سجایا جاتا ہے، وہاں بیت اللہ کو غسل دیا جاتا ہے تو یہاں حضرت صاحب کی قبر کو کئی من عرق گلاب سے دھویا جاتا ہے، وہاں لبیک لبیک کہہ کر اللہ کے حضور حاضری کا اعلان کیا جاتا ہے تو یہاں شرکیہ اشعار اور قوالیاں گاکر تلبیہ کی نقل کی جاتی ہے۔ لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ اولیاء وصلحاء کی قبروں پر نذرونیاز دیتے ہیں اور بڑے بڑے میلے اور عرس یہاں کی مذہبی ثقافت بن چکے ہیں۔ اس میں جب کوئی وزیر اعظم یا صدر بنتا ہے تو پہلے وہ خوبصورت سی چادر مزار پر چڑھاتا ہے۔ پیری مریدی کے نام پر بے شمار لوگ اپنا ایمان، مال اور عزت تک برباد کرواچکے ہیں۔

* **قیامت کے دن بدترین لوگ کون؟:** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے بدترین ہوں گے وہ لوگ جو اس وقت زندہ رہیں گے جب قیامت واقع ہوگی، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے"۔ [مسند احمد جلد 1 صفحہ 405-435]۔

* **ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی قبریں:** ایک قابل غور حقیقت یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تشریف لائے، اب اگر قبروں کا باقی رہنا یا ان انبیاء کی قبروں پر مزار بنانا اتنا ہی ضروری ہوتا تو تمام اولاد آدم سے افضل و اعلیٰ انبیاء کرام ہیں ان کی قبریں محفوظ ہونی چاہیے تھیں مگر ایسا نہیں ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ پختہ قبریں بنانا اور ان کی مجاوری کرنا شریعت کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آبادی کے ساتھ ساتھ قبروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ اگر سنتِ رسول ﷺ کے مطابق قبریں کچی بنائی جاتیں تو وقت گذرنے کے ساتھ پرانی قبریں مٹتی چلی جاتیں۔ "قیامت کے روز ایک ایک قبر سے آوازیں آنے" کا مطلب بھی یہی ہے کہ قبروں پر قبریں بنتی چلی جائیں۔ اس طرح مشکلات بھی نہ آئیں اور فضول خرچی کے ارتکاب کے ساتھ شریعت کی مخالفت بھی نہ ہو۔

* **آخرت کی یاد کہاں؟ مزاروں پر یا قبرستانوں میں؟:** بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم مزارات پر اس لیے جاتے ہیں کہ وہاں دعا کریں، ہم وہاں کچھ مانگتے نہیں۔ تو ایسے لوگوں کی خدمت میں چند گذارشات ہیں: پہلی تو یہ کہ مزار کا پختہ بنایا جانا، نمبر 2 اس پر چادر چڑھانا، نمبر 3 چراغ جلانا اور نمبر 4 عرس میلہ منانا، یہ سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے کام وہاں خلافِ شریعت ہوتے ہیں تو پھر کہاں آخرت کی اور موت کی یاد آئے گی؟ آخرت کی یاد تازہ کرنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا، ان کا ادب واحترام کرنا جائز و مستحسن ہے لیکن پکی قبریں بنانا، ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا، ان پر عمارت بنانا، چراغ جلانا، طواف کرنا، وہاں رکوع یا سجدہ کی طرح جھکنا، ان سے فریادیں طلب کرنا، یہ سب کام دعا اور عبادت میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں تمام انسانوں کی ضروریات صرف اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے حتیٰ کہ جو لوگ اللہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں انھیں بھی رزق، اولاد، نوکری، صحت اور دنیا کی عیش وعشرت کا سامان مل رہا ہے۔ قرآن کی اس آیت کو ہمیشہ یاد رکھیں: ﴿أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ [پارہ 24، سورۃ الزمر آیت نمبر 36]۔

گھبرائیے نہیں! اگر ندامت وشرمندگی کا احساس پیدا ہوگیا ہو تو پریشان نہ ہوں۔ ایمان کا تقاضہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو فورا قبول کرلیا جائے اور اپنی خواہش، جماعت، گروہ، مسلک یا اکابرین کو قرآن وسنت پر ترجیح نہ دی جائے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم خوشخبری ہے: ﴿قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ ترجمہ: اے نبی (ﷺ) فرمادیجئے اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے (یعنی بڑے بڑے گناہ کیے ہیں) تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ [سورۃ الزمر: 53]۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قبر پرستی کے اس مذموم جہنمی فعل سے بچائے، کیونکہ بروز قیامت ہر گناہ معاف ہوسکتا ہے لیکن شرک کی معافی نہیں۔ شرک خالق کے ساتھ سب سے بڑی بد دیانتی ہے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، الحمدللہ جو حقیقت تھی قرآن وسنت سے کھول کر بیان کردی گئی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

آپ کا دینی بھائی ابو سلمان جاوید اقبال محمدی

ٹیلیفون: 33622972 - 39578005 (+973)

Kingdom of Bahrain - مملکت بحرین